جہیز کی حقیقت اور حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جہیز کیا ہے؟ کیا اسلام میں جہیز فرض ہے یا سنت ہے؟ اگر فرض ہے تو کتنا جہیز عورتوں کو دینا چاہیے۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! جہیز بنیادی طور پر ایک معاشرتی رسم ہے جو ہندوؤں کے ہاں پیدا ہوئی اور ان سے مسلمانوں میں آئی۔ خود ان کے ہاں اس کے خلاف مزاحمت پائی جاتی ہے۔ اسلام نے نہ تو جہیز کا حکم دیا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا کیونکہ عرب میں اس کا رواج نہ تھا۔ جب ہندوستان میں مسلمانوں کا سابقہ اس رسم سے پڑا تو اس کے معاشرتی اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے علماء نے اس کے جواز یا عدم جواز کی بات کی۔ ہمارے ہاں جہیز کا جو تصور موجود ہے، وہ واقعتاً ایک معاشرتی لعنت ہے کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سی لڑکیوں اور ان کے اہل خانہ پر ظلم ہوتا ہے۔ اگر کوئی باپ، شادی کے موقع پر اپنی بیٹی کو کچھ دینا چاہے، تو یہ اس کی مرضی ہے اور یہ امر جائز ہے۔ تاہم لڑکے والوں کو مطالبے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ لڑکے والے اگر اس میں سے کوئی چیز استعمال بھی کریں گے تو اس کے لیے لڑکی کی آزادانہ اجازت انہیں درکار ہوگی۔ دباؤ ڈال کر اجازت لینا، جائز نہیں ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو جہیز دیا گیا، وہ اس وجہ سے تھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر پرورش تھے۔ یوں سمجھیے کہ آپ نے اپنے بیٹے اور بیٹی کو کچھ سامان دیا تھا کیونکہ یہ دونوں ہی آپ کے زیر کفالت تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے دیگر دامادوں سیدنا ابو العاص اور عثمان رضی اللہ عنہما کے ساتھ شادیاں کرتے وقت اپنی بیٹیوں کو جہیز نہیں دیا تھا۔ جہیز سے ہرگز وراثت کا حق ختم نہیں ہوتا ہے۔ وراثت کا قانون اللہ تعالی نے دیا ہے اور اس کی خلاف ورزی پر شدید وعید سنائی ہے۔ جہیز اگر لڑکی کا والد اپنی مرضی سے دے تو اس کی حیثیت اس تحفے کی سی ہے جو باپ اپنی اولاد کو دیتا ہے۔ والدین اپنے بیٹوں کی تعلیم پر جو کچھ خرچ کرتے ہیں، کیا اسے بھی وہ وراثت میں ایڈجسٹ کرتے ہیں؟ ایسا نہیں ہے۔ اس وجہ سے کسی بھی تحفے کو وراثت میں ایڈجسٹ کرنا جائز نہیں ہے۔ ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب محدث فتوی کمیٹی